اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ○ اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

”دین کی ضروری باتیں“ (part 01)

والدین کو چاہیے کہ خود بھی پڑھیں اور اگر صلاحیت (ability) ہو تو اپنے بچوں کو پڑھائیں ورنہ کسی سُنی عالم / سُنی عالمہ کے ذریعے پڑھوائیں (بھلے انہیں fees دینی پڑے لیکن **عام قاری صاحبان کے ذریعے نہ پڑھوائیں** تاکہ اسلامی عقیدے (beleives) سیکھنے سکھانے میں غلطیاں نہ ہوں)۔

34 ”بلقیس کا تخت (throne) کس طرح آیا؟“

حضرت سُلَیمان عَلَیْہِ السَّلَام جب بادشاہ تھے، اُس وقت ایک ”سبا“ نام کا ملک تھا جس کی مَلِکَہ (queen) کا نام ”بِلْقِیس“ تھا اس کا بادشاہی تخت (throne) اَسّی 80 گز لمبا (long) اور چالیس 40 گز چوڑا (wide) تھا، یہ تخت سونے، چاندی اور طرح طرح کے ہیروں (diamonds) سے بنایا گیا تھا، جب پہلی مرتبہ (first time) حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے مَلِکَہ بلقیس کو اسلام کی دعوت دی تو اس نے حضرت سلیمان کو بہت سارے تحفے (gifts) بھیجے تاکہ اسے اسلام قبول (accept) نہ کرنا پڑے۔ حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے بلقیس کے تمام تحفے واپس کر دیئے اور حکم بھیجا کہ وہ مسلمان ہو کر آپ کے پاس آجائے، حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے یہ چاہا کہ ملکہ بِلْقِیس کے یہاں آنے سے پہلے ہی اُس کا تخت (throne) میرے پاس آجائے۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے پاس موجود لوگوں سے یہ فرمایا: تم میں کون ہے کہ وہ ملکہ بلقیس کے یہاں آنے سے پہلے اس کا تخت میرے پاس لے آئے ایک بڑے جِنّ نے بولا: میں آپ کا اجلاس (meeting) ختم ہونے سے پہلے وہ تخت لے آؤں گا۔ حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: اس سے بھی جلدی۔ یہ سن کر اللہ کریم کے ولی اور آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے وزیر آصف بن بَرْخیا رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے عرض کیا، ترجمہ (Translation): میں اسے آپ کی بارگاہ میں آپ کے پلک جھپکنے (in the blink of an eye) سے پہلے لے آؤں گا

پھر جب (حضرت) سُلَیْمَان نے اس تخت کو اپنے پاس رکھا ہوا دیکھا تو کہا: یہ میرے ربّ کے فضل سے ہے (جو اُس نے مجھ پر کیا) تاکہ وہ مجھے آزمائے کہ میں شکر کرتا ہوں یا ناشکری ؟ (پ۱۹، سورۃالنمل، آیت ۴۰، ماخوذاً) (ترجمہ کنز العرفان) (عجائب القرآن، ۱۸۸، ۱۸۷، ملخصاً)

اس قرآنی واقعے سے ہمیں یہ درس ملا کہ اللہ کریم نے اپنے ولیوں کو بہت طاقت دی ہے۔ اللہ کریم کے ولی بہت دور کا سفر فوراً کرسکتے ہیں، انہی کسی گاڑی کی ضرورت نہیں ہوتی۔ انہیں بھاری چیز اُٹھانے کے لیے کوئی ٹرک (truck) نہیں چاہیے۔ انہیں کسی جگہ کا پتا (address) معلوم کرنے کے لیے انٹرنیٹ (internet) پر سرچ (search) بھی نہیں کرنا پڑتا۔

تعارُف (Introduction):

اللہ کریم کے ولی، حضرت آصف بن بَرخِیا رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ، حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کے وزیر اور شاگرد تھے۔ (کشف النور، ص ۵۲ ملخصاً)

اللہ کریم کے ولی کی شان:

فرمانِ آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم: قیامت کے دن ایک شخص کو لایا جائے گا جس کا کوئی گناہ نہیں ہوگا۔ اللہ کریم فرمائے گا: کیا تو میرے ولیوں سے دوستی رکھتا تھا؟ وہ کہے گا: میں تو لوگوں سے دور رہتا تھا۔ فرمائے گا: کیا تو میرے دشمنوں سے دشمنی رکھتا تھا؟ بندہ کہے گا: مولا! میری کسی سے کوئی دشمنی نہیں تھی۔ اللہ کریم فرمائے گا: جو میرے اَوْلِیَاء سے دوستی اور میرے دشمنوں سے دشمنی نہ رکھے وہ میری رحمت سے محروم ہے۔

(معجم کبیر، ۵۹/۱۹، حدیث: ۱۴۰ ملتقطا)

---

35 ”شیطان بہت چالاک ہے“

غوثِ پاک سیّد عبدُالقادر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک بار میں کسی جنگل کی طرف نکل گیا اور کئی دن تک وہاں رہا۔ میرے پاس کھانے پینے کے لیے کچھ نہ تھا۔ مجھے بہت پیاس لگی، ایسے میں میرے سر پر ایک بادَل

(cloud) آگیا، اُس میں سے کچھ بارِش ہوئی جس سے میں نے پانی پی لیا، اس کے بعد بادَل میں ایک خوبصورت شکل نظر آئی اور ایک آواز آنے لگی: ”اے عبدُالقادِر! میں تیرا ربّ ہوں، میں نے دنیا کی تمام حرام چیزیں تمھارے لئے جائز کردیں (یعنی تم ہر گناہ کا کام کرسکتے ہو)۔“ میں نے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھا، فوراً وہ روشنی ختم ہوگئی اور اب ایک دھواں (smoke) نظر آنے لگا اور اب شیطان کی آواز آئی: اے عبدُالقادِر! اس سے پہلے میں نے ستَّر (70) ولیّوں کو نیکی کے راستے سے ہٹادیا مگر تجھے تیرے علم نے بچالیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے کہا: اے بے عزّت! مجھے میرے علم نے نہیں بلکہ اللہ کریم نے بچالیا۔ (بہجۃ الاسرار، ص۲۲۸)

اس واقعے (incident) سے معلوم ہوا کہ شیطان بہت چالاک ہے، وہ ہر مسلمان کا دشمن ہے، ہر کسی کو نیکی سے دور کرتا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اللہ کریم سے دعا کرتے رہا کریں کہ وہ ہمیں، شیطان سے بچائے۔

تَعارُف (Introduction):

غوثِ پاک شیخ عبدُالقادر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ رَمضان کی پہلی تاریخ 470 سنِ ہجری کو جیلان (ایران) میں پیدا ہوئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے پہلے دن (first day) ہی سے روزہ رکھا بلکہ رمضان شریف کے پورے مہینے ہی میں روزہ رکھتے رہے کہ آپ سحری سے لے کر افطاری تک دودھ نہیں پیتے تھے (بہجۃ الاسرار، ص:۱۷۱، ۱۷۲)۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے چالیس (40) سال تک ایسا کیا کہ رات کو وضو کرکے عشاء کی نماز پڑھتے اور پوری رات عبادت کرتے یہاں تک کہ رات والے وضو سے فجر کی نماز پڑھتے (بہجۃ الاسرار، ص:۱۶۴)۔ پندرہ (15) سال تک ہر رات قرآنِ پاک کا ختم کیا (بہجۃ الاسرار، ص:۱۱۸)۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے 11 رَبیعُ الثّانی 561 سنِ ہجری میں اکانوے (91) سال کی عمر میں بغداد شریف میں انتقال فرمایا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا مزار شریف بغداد میں ہے اور اَوْلِیَائے کرام سے محبّت رکھنے والے بہت سے عاشقانِ اَوْلِیَاء، دنیا بھر سے آپ کے مزار پر حاضر ہوتے ہیں (الطبقات الکبریٰ للشعرانی، ج۱، ص۱۷۸)۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا انتقال گیارہ (11) تاریخ کو ہوا لھذا آپ سے محبّت کرنے والے ہر ماہ کی (11) تاریخ کو، آپ کے

ایصال ثواب (یعنی نیکیوں کا ثواب بھیجنے) کے لیے قرآن پاک پڑھتے پڑھاتے، نعت خوانی کرتے اور کھانا کھلاتے ہیں (مسلمان محبّت میں اس ایصالِ ثواب کو "گیارویں شریف" کہتے ہیں)۔

الله کریم کے ولی کی شان:

فرمانِ آخری نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مخلوق (all creatures) میں سے الله کریم کے ایسے (نیک) بندے (یعنی اَوْلِیَائے کِرام) ہر وقت ہوتے ہیں کہ جن (اَوْلِیَائے کِرام) کی وجہ سے الله کریم لوگوں کو زندگی اور موت دیتا، ان کی وجہ سے بارش ہوتی ہے، (کھیت میں) فصلیں اُگتی ہیں اور انہی کے سبب سے لوگوں کی مصیبتیں دور ہوتی ہیں۔

حضرت عبدالله بن مسعود رَضِیَ اللهُ عَنْه سے پوچھا گیا: ان (الله کریم کے ولیوں) کی وجہ سے لوگوں کو زندگی اور موت کیسے ملتی ہے؟ فرمایا اس لئے کہ: وہ الله کریم سے اُمّت زیادہ ہونے کی دُعا کرتے ہیں تو ان کی دُعا سے مسلمانوں میں اضافہ کر دیا جاتا ہے اور ظالموں کے خلاف (against) دعا کرتے ہیں تو الله کریم ظالموں کو ختم کر دیتا ہے۔ (تاریخ مدینۃ دمشق لابن عساکر، ج۱، ص ۳۰۳، ملخصا)

---

36 "الله کریم کے ولیوں کی شان"

{1} "وَلی بننا" ایک بہت خاص درجہ (special ranks) ہے جو الله کریم اپنے خاص بندوں کو دیتا ہے {2} صرف الله کریم کے کرم سے ہی کوئی "وَلی" بنتا ہے۔ بہت زیادہ عبادت سے بھی کوئی "وَلی" نہیں بنتا لیکن بندے کے نیک کاموں سے خوش ہو کر الله کریم چاہے تو کسی کو "وَلی" بنا دے، تو یہ بھی الله کریم کے کرم سے ہی "وَلی" بنتا ہے {3} کچھ "وَلی" پیدا ہوتے ہی "وَلی" ہوتے ہیں جیسے: غوثِ پاک سیّد شیخ عبد القادر رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه {4} کوئی جاہل "وَلی" نہیں ہوتا، عالم ہی کو "وَلی" بنایا جاتا ہے {5} پیارے آقا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے دنیا میں آنے سے پہلے بھی الله کریم کے ولی ہوتے تھے، لیکن پیارے آقا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی اُمّت کے "وَلی" پہلے کے

ولیوں سے بڑے درجے (ranks) والے ہیں {6} اور ہماری اُمّت میں سب سے بڑے درجے (ranks) والے "وَلی"، صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْھُمْ ہیں اوران صحابہ کرام میں سب سے بڑے درجے والے صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہ پھر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ پھر عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہ پھر حضرت علی رَضِیَ اللہُ عَنْہ ہیں(بہارِ شریعت ح۱، ص ۲۴۱){7} صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْھُمْ کے بعد کوئی "وَلی" کتنے ہی بڑے درجے (ranks) والا ہو، کسی صحابی کے برابر نہیں ہو سکتا۔(بہارِ شریعت ح۱، ص ۲۵۳، مُلخصاً) **یاد رہے کہ** پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے گھر والے (اہلِ بیت) کہ جو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی زندگی میں، آپ کے ساتھ تھے، وہ اہلِ بیت ہونے کے ساتھ ساتھ صحابی کے درجے (rank) پر بھی ہیں {8} ہر "وَلی" اسلام اور شریعت (یعنی دین) کی تعلیمات (teachings) پر عمل کرتا ہے، کوئی بھی "وَلی" اللہ کریم کی نافرمان (disobedient) نہیں ہوتا {9} جو چیز، جس طرح عام مسلمانوں پر فرض ہے، اُسی طرح "وَلی" پر بھی فرض ہے۔

---

37 "کل کیا منہ دکھائیں گے؟"

ایک مرتبہ حضرت خواجہ غریب نواز رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ایک ایسے شہر میں گئے کہ جہاں کے لوگ وقت سے پہلے ہی نماز کے لئے تیار ہو جاتے اور وقت پر نماز پڑھتے۔ ان کا کہنا تھا کہ اگر ہم جلد ہی نماز کی تیاری نہیں کریں گے تو ہو سکتا ہے اس کا وقت نکل جائے پھر کل قیامت کے دن کس طرح یہ منہ اللہ کریم کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو دکھا سکیں گے؟ (دلیل العارفین، ص ۸۳) حضرت خواجہ غریب نواز رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: **نماز ایک امانت ہے** جو اللہ کریم نے اپنے بندوں کو دی ہے، لہٰذا مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ اس امانت کو پورا کریں۔(دلیل العارفین، ص ۸۳ مُلخصاً)

اس واقعے (incident) سے پتا چلا کہ ہم نماز کو امانت سمجھیں اور نماز وقت پر پڑھنے کی عادت بنائیں۔

تعارُف (Introduction):

حضرت خواجہ غریب نواز رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ 537 سنِ ہجری میں "سنجر" میں پیدا ہوئے۔ آپ کا نام "حسن"

ہے۔"مُعینُ الدّین "اور"غریب نواز"مشہور لقب (title)ہیں۔آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے مزاج میں نرمی تھی۔سخت بات سُن کرغصّہ نہ فرماتے۔6رجبُ المرجب 633سنِ ہجری میں آپ کا انتقال ہوا۔ آپ کا مزار شریف ہند(India)کے مشہور شہر اجمیر شریف میں ہے۔

اللہ کریم کے ولی کی شان:

فرمانِ آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:بے شک میری اُمّت میں ایسے لوگ بھی ہیں کہ اگر وہ تم سے ایک(1) دینار(یعنی سونے کا ایک سکّہ۔one gold coin)مانگیں تو تم انہیں نہیں دوگے، اگر وہ تم سے ایک(1) دِرہم(یعنی چاندی کا ایک سکّہ۔one silver coin)مانگیں تو تم منع کر دوگے،اور اگر ایک(1) پیسہ مانگیں تب بھی تم منع کر دوگے۔(لیکن ان لوگوں کا اللہ کریم کی بارگاہ میں ایسا درجہ(special ranks) ہے)اگر وہ اللہ کریم سے جنّت مانگ لیں تو وہ انہیں ضرور عطا فرمائے۔(المعجم الاوسط،ج۵،ص۳۴۴،حدیث:۷۵۴۸ملخصا)

---

38 "شیر اور لنگڑی لومڑی(lame fox)"

حضرت داتا گنج بخش رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں:میں نے شیخ احمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ سے ان کی توبہ کی وجہ پوچھی تو کہنے لگے:ایک بار میں اپنے اُونٹوں کو لے کر جا رہا تھا۔ راستے میں ایک بُھوکے شیر نے میرا ایک اُونٹ زخمی(injured)کر کے گرا دیا اور پھر اوپر ایک جگہ پر چڑھ گیا اور آواز نکالنے لگا، اُس کی آواز سنتے ہی بہُت سارے جانور آ گئے۔شیر نیچے آگیا اور اُونٹ کو مار دیا مگر خود کچھ نہ کھایا بلکہ دوبارہ اوپر چلا گیا، جمع ہونے والے جانور اُونٹ کو کھانے لگے اور کھا کر چلے گئے۔اب جو گوشت بچ گیا، اُسے کھانے کے لئے شیر قریب آیا تو ایک لنگڑی لُومڑی(lame fox)دُور سے آ رہی تھی، شیر پھر اوپر چلا گیا۔جب لُومڑی کھا کر چلی گئی تب شیر نے اُس گوشت میں سے تھوڑا سا کھایا۔ شیخ احمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کہتے ہیں کہ: میں دُور سے یہ سب دیکھ رہا تھا، اچانک شیر نے میری طرف دیکھا اور صاف آواز میں بولا:"احمد! ایک ٹکڑا(piece) دوسروں کے لیے چھوڑ دینا تو کُتّوں(dogs)کا کام ہے، اللہ کریم کو خوش کرنے کے لیے مرد تو اپنی جان بھی دے دیتے ہیں۔بس میں نے اپنے تمام

گناہوں سے توبہ کی اور دنیا سے دور ہو کر اللہ کریم کی عبادت کرنے لگ گیا۔(کشف المحجوب، ص۲۰۴، ملخصاً)

اس واقعے(incident)سے معلوم ہوا کہ جب ایک جانور دوسرے جانوروں کا خیال رکھتا ہے تو ہمیں انسان ہو کر دوسروں انسانوں کا خیال رکھنا چاہیئے۔

تَعَارُف(Introduction):

حضرت داتا علی ہجویری رَحمَۃُ اللہ عَلَیْہِ کم و بیش(more or less) 400 سنِ ہجری میں پیدا ہوئے۔

آپ رَحمَۃُ اللہ عَلَیْہِ امام حسن رَضِیَ اللہ عَنْہ کی اولاد وں میں سے ہیں۔آپ رَحمَۃُ اللہ عَلَیْہ کی کُنیت (kunyah)"ابو الحسن"، نام"علی"اور لقب"داتا گنج بخش"ہے۔بچپن ہی سے محنت کے ساتھ علمِ دین حاصل کرنا شروع کیا۔آپ رَحمَۃُاللہِ عَلَیْہ کا انتقال 20 صفر 465 سنِ ہجری میں ہوا۔آپ کا مزار شریف لاہور میں ہے۔

اللہ کریم کے ولی کی شان:

فرمانِ آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: تمہارا سب سے بہتر جگہ بیٹھنا، اللہ کریم کے ایسے نیک بندوں کے ساتھ بیٹھنا ہے، جن کو دیکھنے سے تمہیں اللہ کریم کی یاد آجائے، ان سے بات کرنے سے تمہارے علم میں اضافہ ہو، اور ان کے اعمال دیکھ کر تمہیں آخرت (یعنی مرنے کے بعد کی زندگی) کی یاد آجائے۔(الاولیاء لابی الدنیا، ص۱۷)

---

39 "اللہ کریم کے ولیوں کی شان"

قرآن اور اللہ کریم کے ولیوں کی شان:

{1} حضرت مریم رَحمَۃُاللہِ عَلَیْہَا کے پاس گرمی کے پھل سردیوں میں اور سردیوں کے پھل گرمی میں ہوتے (تحفۃ المرید، ص۳۶۳)۔جب کبھی (حضرت) زکریا (عَلَیْہِ السَّلَام) ان (یعنی حضرت مریم رَحمَۃُاللہِ عَلَیْہَا) کے پاس ان کی نماز پڑھنے کی جگہ جاتے تو ان کے پاس پھل پاتے۔(تو حضرت زکریا عَلَیْہِ السَّلَام نے) سوال کیا، اے مریم! یہ

تمہارے پاس کہاں سے آتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: یہ اللہ (کریم) کی طرف سے ہے، بیشک اللہ (کریم) جسے چاہتا ہے بے شمار (یعنی بہت) رزق عطا فرماتا ہے (پ۳، آل عمران:۳۷، ماخوذاً) {2} اللہ کریم کے ”اَوْلِیَاء“ اصحابِ کہف رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہِمۡ تین سو نو (309) سال تک بغیر کھائے پیئے غار (cave) میں سوتے رہے اور زندہ رہے (تحفۃ المرید، ص۳۶۳ ملخصاً)۔ جب وہ کھڑے ہو گئے تو کہنے لگے: ہمارا ربّ وہ ہے جو آسمانوں اور زمین کا ربّ ہے ، ہم اس کے سوا کسی معبود (God) کی عبادت ہرگز نہیں کریں گے (پ۱۵، الکھف:۱۴) (ترجمہ کنز العرفان) {3} سن لو! بیشک اللہ (کریم) کے ولیوں پر نہ کچھ خوف (یعنی ڈر) ہو گا اور نہ وہ غمگین (sad) ہوں گے۔ (یہ اَوْلِیَائے کرام وہ (ہیں کہ) جو ایمان لائے اور ڈرتے رہے۔ ان (اَوْلِیَائے کرام) کے لئے دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں خوشخبری ہے ، اللہ (کریم) کی باتیں بدلتی نہیں ،یہی بڑی کامیابی ہے۔ (پ۱۱، یونس:۶۲) (ترجمہ کنز العرفان، ملخصاً) {4} ان کا صلہ (بدلہ، ثواب) ان کے ربّ کے پاس (ہے اور وہ بدلہ) بسنے (یعنی ہمیشہ رہنے) کے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، اللہ (کریم) ان سے راضی (یعنی خوش) ہوا اور وہ اس سے راضی ہوئے ،یہ صلہ (بدلہ) اس کے لیے ہے جو اپنے ربّ سے ڈرے۔ (پ۳۰، البینۃ:۸) (ترجمہ کنز العرفان، ملخصاً)

حدیثِ پاک اور اللہ کریم کے ولیوں کی شان:

{1} نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: چالیس (40) ابدال (اللہ کریم کے ولی) اور پانچ سو (500) بہترین لوگ میری اُمّت میں ہمیشہ رہتے ہیں۔ صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنۡہُمۡ نے عرض کی: یَارَسُوۡلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ! ہمیں ان کے اعمال (یعنی کاموں) کے بارے میں بتائیں!، تو فرمایا: جو ان پر ظلم کرے وہ اُسے معاف کر دیتے ہیں، جو ان سے برائی کرے وہ اُس سے بھلائی (یعنی اچھا سلوک۔ good behavior) کرتے ہیں اور اللہ کریم نے جو کچھ انہیں دیا ہے، اس سے لوگوں کی غم خواری کرتے (یعنی اُن پر خرچ کرتے) ہیں۔ (فردوس الاخبار للدیلمی ، ج۱، ص۳۶۴، الحدیث:۲۶۹۳)

{2} فرمانِ آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اچّھا ساتھی وہ ہے کہ جب تو اللہ کریم کو یاد کرے تو وہ تیری مدد کرے اور جب تُو بُھولے تو وہ یاد دلائے۔ (جامع صغیر، الجزء الثانی، ص ۲۴۴، حدیث: ۳۹۹۹)

{3} فرمانِ مُصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: جب تم دیکھو کہ کسی بندے کو دنیا سے بے رغبتی (یعنی دوری) اور کم بولنے کی نعمت دی گئی ہے تو اس کے قریب ہو جاؤ کیونکہ اسے حکمت (یعنی سمجھ اور عقلمندی) دی جاتی ہے۔ (ابن ماجہ، کتاب الزھد، ۴/۴۲۲، حدیث: ۴۱۰۱، عن ابی خلاد)

---

40 "امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا تھیلہ (bag)"

امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو دین کا علم حاصل کرنے کا بہت شوق تھا۔ علمِ دین حاصل کرنے کے لیے اپنے گھر سے بہت دور ایک جگہ جاکر آپ نے خوب علم حاصل کیا۔ آپ علمِ دین حاصل کرتے اور اہم اہم پوائنٹس (points) لکھ لیتے تو آپ کے پاس بہت سارے صفحات (papers) جمع ہو گئے۔ اب آپ اپنے گھر واپس آنے لگے تو آپ نے اپنے لکھے ہوئے صفحات، ایک تھیلے (bag) میں ڈال لیے اور گھر کی طرف جانے لگے، راستے میں آپ کے قافلے کو ڈاکوؤں (robber) نے روک لیا سب لوگوں سے ان کا سامان اور پیسے چھین لیے، امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس ڈاکو آئے تو ان کے سامان کے ساتھ وہ تھیلہ (bag) بھی چھین لیا جس میں آپ کے صفحات تھے، اس پر آپ بہت پریشان ہوئے اور ڈاکوؤں کے سردار کے پاس چلے گئے اور اس کو بتایا آپ میرا سارا سامان لے لیں مگر مجھے میرا تھیلہ دے دیں، وہ تمہارے کسی کام کا نہیں۔ ڈاکوؤں کے سردار نے کہا: اس تھیلے میں ایسا کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: اس میں میرے سالوں کے لکھے ہوئے نوٹس (notes) ہیں اگر مجھے وہ نہیں ملے تو میرا بہت سارا علم چلا جائے گا۔ یہ سُن کر ڈاکوؤں کا سردار ہنس پڑا اور اس نے امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا مذاق اڑاتے ہوئے کچھ اس طرح کہا: آپ کے پاس علم نہیں ہے، آپ کا علم تو اس تھیلے میں ہے۔ یہ کہہ کر ڈاکوؤں کے سردار نے وہ تھیلا واپس کر دیا۔ امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے وہ تھیلا تو واپس لے لیا مگر آپ سوچنے لگے اور اب آپ نے گھر پہنچ کر تین (3) سال میں علمِ دین کی وہ سب باتیں یاد کر لیں تاکہ اب اگر کتابیں چلی

بھی جائیں تب بھی علمِ دین ان کے پاس ہی رہے۔(فیضانِ امام غزالی ص ۱۲ ملخصا)

اس واقعے(incident)سے یہ سیکھنے کو ملا کہ علم کو لکھنے کے ساتھ ساتھ یاد بھی کرنا چاہیے۔

تعارُف(Introduction):

امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ 450 سنِ ہجری میں پیدا ہوئے۔ آپ کا، آپ کے والد کا اور آپ کے دادا، تینوں کا نام"محمد"رکھا گیا یعنی آپ محمد بن محمد بن محمد غزالی ہیں۔ آپ نے علمِ دین حاصل کرنے کے لیے دور دور کے سفر کیے، علمِ دین پڑھا بھی اور پڑھایا بھی۔ آپ بہت عبادت بھی کیا کرتے۔ آپ نے دل میں پیدا ہونے والے وسوسوں اور بُرے خیالات کے علاج اور انسان کی اپنی اصلاح(reformation)کے لیے ضروری باتوں پر کتابیں لکھیں، جن کو پڑھنا ہر مسلمان کے لیے فائدہ مند(beneficial)ہے۔ کم از کم، کتاب"لڑکے کو نصیحت"تو فوراً پڑھ لینی چاہیے۔(فیضانِ امام غزالی ملخصا)

علم اور عُلَمائے کِرام کی شان:

جو شخص علم حاصل کرنے کے لیے چلے گا اللہ کریم اُس کے لئے جنّت کا راستہ آسان کرے گا اور جب کچھ لوگ اللہ کریم کے گھروں میں سے کسی گھر میں جمع ہو کر اللہ کریم کی کتاب(یعنی قرآنِ پاک)پڑھتے ہیں اور آپس میں درس کرتے(یعنی پڑھاتے)ہیں تو اُن پر سکینہ(یعنی اطمنان)۔

(نازل ہوتا ہے اور رحمت اُن کو گھیر لیتی(یعنی رحمت اُترتی) ہے اور فرشتے اُن کو ہر طرف سے گھیر لیتے ہیں(یعنی ہر طرف فرشتے آجاتے ہیں) اور اللہ کریم اپنے پاس والوں کے سامنے اُن کا ذکر کرتا ہے(مسلم، کتاب الذکر والدعا، ص ۱۴۴۷، حدیث: ۲۶۹۹) یعنی اللہ کریم اُن(کے علمِ دین کے لیے چلنے، جمع ہو کر سیکھنے سکھانے) کے اِن اچھے کاموں پر خوش ہوتا ہے اور فرشتوں کو بتاتا ہے کہ میں اِن سے خوش ہوں۔(فیضانِ علم وعلماء ص ۷ ابتغیر)

----

41 "بخار کی حالت میں صرف دو دن میں ایک کتاب لکھ دی"

www.farzuloom.net

امامِ اہلسنّت، اعلیٰ حضرت، پیرِ طریقت، حضرت علّامہ مولانا، امام **احمد رضا خان** قادری رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ بہت بڑے عالم اور سچّے عاشقِ رسول تھے۔ آپ کا کام، پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ کی شان، مقام، مرتبہ (rank) بیان کرنا اور اگر کوئی ہمارے نور والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ کی شان کم کرنے کی کوشش کرے تو اُس کی گستاخیوں، بے ادبیوں اور ان بری حرکتوں سے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ کی اُمت (ummah) کو بچانا تھا۔ اعلیٰ حضرت رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ دوسری بار جب حج کرنے کے لیے گئے، تو وہاں جا کر پتا چلا کہ مکّے شریف کے گورنر (governor) کے پاس کچھ لوگوں نے آکر نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ کے علمِ غیب کے خلاف باتیں کی ہیں اور سوالات کے جوابات مانگے ہیں۔ مکّہ شریف کے بہت بڑے عالم صاحب نے اُن لوگوں کی طرف سے ہونے والے سوالات اعلیٰ حضرت رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ کو دیئے اور دو (2) دن کے اندر، اِس کا جواب لکھنے کی گزارش (عرض۔ request) کی۔ اعلیٰ حضرت رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ نے اسی وقت قلم اور اِنک (ink) لانے کو کہا لیکن دوسرے دن آپ کو بہت تیز بخار ہو گیا۔ بخار کی حالت میں بھی کچھ گھنٹے آپ نے جواب لکھ کر مکمل (complete) کر دیا اور اس کے علاوہ بھی اپنے دیگر (other) کام کیے۔ آپ نے ان سوالوں کے جوابات قرآن و حدیث کی روشنی میں ایسے دیے کہ مکّے شریف کے گورنر (governor) نے کہا "اَللّٰہُ یُعۡطِی وَھٰؤُلَآءِ یَمۡنَعُوۡنَ" یعنی اللہ کریم تو اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ کو غیب کا علم عطا فرماتا ہے اور یہ لوگ منع کرتے ہیں۔ عرب کے عُلَمائے کِرام اُن جوابات کو پڑھ کر اعلیٰ حضرت رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ کی تعریفیں کرنے لگے اور اُن سوالات کرنے والوں کو جب یہ جوابات سنائے گئے تو وہ سمجھ گئے کہ ہم سب مل کر بھی اعلیٰ حضرت رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ کا جواب نہیں دے سکتے لھذا وہ مزید (more) کوئی بات نہ کر سکے۔ (ملفوظات اعلیٰ حضرت، ۱۹۰ تا ۱۹۳ ماخوذاً)

اس واقعے (incident) سے پتا چلا کہ ہمارے اعلیٰ حضرت رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ بہت بڑے عالم تھے کہ مکّے کے عُلَمائے کِرام بھی آپ کی تعریفیں کرتے تھے۔ اللہ کریم ہمیں ان کی کتابوں میں بتائی ہوئی باتوں کو سیکھنے اور ان پر عمل کرنے کا شوق عطاء فرمائے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ کچھ بدنصیب اور بُرے لوگ ہمارے پیارے آقا

صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی شان کم کرنے کی کوشش کرتے اور دوسری طرف کچھ خوش نصیب اور اچھے لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ مدینے والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی شان کا بیان کرتے اور وسوسے ڈالنے والوں سے اُمت کو بچاتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اُن عُلَمائے کِرام میں سے ہیں کہ جن کی ساری زندگی مکّے کے سردار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی شان بیان کرتے ہوئے گزری اور آپ نے اُمت کو شیطانی وسوسوں سے بچایا اور عشقِ رسول کے راستے پر چلایا، جیسا کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی کتاب **"تمہیدُ الایمان"** پڑھنے سے پتا چلتا ہے۔ آپ کی ان کوششوں کی وجہ سے مختلف ملکوں کے عُلَمائے کِرام نے آپ کو مُجَدِّد کہا یعنی آپ کو اتنا بڑا عالم کہا کہ سو(100) سال میں اتنا بڑا عالم پیدا ہوتا ہے۔

تَعَارُف(Introduction):

امامِ اہلسنّت، اعلیٰ حضرت، پیرِ طریقت، حضرت علّامہ مولانا، امام **احمد رضا خان** قادِری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ دس (10) شوال 1272 سن ہجری کو ہفتے کے دن ظہر کے وقت پیدا ہوئے۔ آپ کا نام "**محمد**" ہے، دادا نے "اَحمد رضا" کہہ کر پکارا (یعنی آپ کو یہ نام دیا) اور اسی نام سے مشہور ہوئے۔ چار (4) سال کی عمر میں قرآنِ مجید مکمل پڑھ لیا۔ تیرہ (13) سال، چار (4) ماہ اور 10 دن کی عمر میں دینی تعلیم مکمل ہوئی تو دینی کتابیں پڑھانا اور فتوی دینا (یعنی دینی مسائل لکھ کر دینا) شروع کر دے۔ آپ نے بہت کتابیں لکھیں، ترجمۂ قرآن کنز الایمان کے علاوہ کئی کتابیں اردو، عربی اور فارسی (زبانوں) میں لکھیں۔ پچیس (25) صفر المظفر 1340 سن ہجری 28 اکتوبر 1921ء کو جمعۃ المبارک کے دن، جمعہ کی اذان کے وقت تقریباً اڑسٹھ (68) سال کی عمر میں انتقال ہو گیا۔

علم اور عُلَمائے کِرام کی شان:

حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللہُ عَنْہ کہتے ہیں: رات میں عبادت کرنے والے اور دن میں روزہ رکھنے والے ہزار لوگوں کا مرنا ایک ایسے عالم کی موت کے برابر نہیں ہو سکتا کہ جو اللہ کریم کے حلال و حرام پر صبر کرتا ہے (یعنی دین پر عمل بھی کرتا ہو)۔ (جامع بیان العلم وفضلہ، ص ۴۲، حدیث: ۱۱۵)

----

42 ”علم و عُلَمائے کِرام کی شان“

قرآن اور عُلَمائے کِرام کی شان:

{1} الله (کریم) سے اس کے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں (پ۲۲، فاطر:۲۸) {2} الله (کریم) جسے چاہتا ہے حکمت (یعنی قرآن، حدیث کا علم وغیرہ) دیتا ہے اور جسے حکمت دی جائے تو بیشک اسے بہت زیادہ بھلائی مل گئی (پ۳، البقرۃ:۲۶۹، مُلخصاً) {3} تم فرماؤ کیا برابر ہیں وہ لوگ کہ جانتے ہیں اور وہ لوگ جو نہیں جانتے (پ۲۳، الزمر:۹) {4} الله کریم (دَرَجے) بلند کرے گا اُن لوگوں کے جو ایمان لائے تم میں سے اور ان کے جن کو علم دیا گیا ہے۔ (پ۲۸، المجادلۃ:۱۱) (ترجمہ کنز العرفان)

حدیثوں اور روایتوں میں عُلَمائے کِرام کی شان:

{1} الله کریم کے پیارے رسول صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے سامنے دو آدمیوں کا ذکر ہوا (یعنی ان کے بارے میں بات ہوئی جن میں) ایک عبادت کرنے والا اور دوسرا عالم تھا، آپ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: عالم کی فضیلت (virtue) عابد پر ایسی ہے جیسے میری فضیلت تمہارے ادنیٰ (یعنی چھوٹے درجے (small level) والے) پر (ترمذی، کتاب العلم، ۴/ ۳۱۳، حدیث:۲۶۹۴) {2} قیامت کے دن عُلَمائے کِرام کی دَواتوں کی سیاہی (ink) اور شہیدوں کا خون تولا (weight کیا) جائے گا تو ان (یعنی علماءِ کرام) کی دواتوں کی رُوشنائی (ink) شہیدوں کے خون سے زیادہ وزنی (heavy) ہو جائے گی (جامع بیان العلم وفضلہ، ص۴۸، حدیث:۱۳۹) {3} الله کریم قیامت کے دن عبادت کرنے والوں اور جہاد کرنے والوں کو حکم دے گا کہ جنّت میں جاؤ۔ عُلَمائے کِرام عرض کریں گے: یا الله! انہوں نے ہمارے بتانے سے ہی عبادت کی اور جہاد کیا۔ حکم ہو گا: تم میرے نزدیک کچھ فرشتوں کی طرح ہو، شفاعت (یعنی مسلمانوں کے جنّت میں جانے کی سفارش۔ recommendation) کرو کہ تمہاری شفاعت قبول (accept) ہو۔ پس (عُلَمائے کِرام پہلے) شفاعت کریں گے پھر جنّت میں جائیں گے (احیاء علوم الدین، کتاب العلم، ۱/ ۲۶) {4} جو شخص علم حاصل کرنے کے لیے (کسی) رستے پر چلے الله کریم اُسے جنّت کے راستوں میں سے

ایک راستے پر چلا دیتاہے اور بے شک فرشتے اپنے بازو(wings)طالبِ علم کی خوشی کے لیے بچھا دیتے ہیں اور بے شک سب زمین والے اور سب آسمان والے یہاں تک کہ مچھلیاں پانی میں ،عالم کے لئے مغفرت کی دعا کرتے ہیں اور بے شک عالم کی فضیلت عبادت کرنے والے پر ایسی ہے جیسے چودھویں رات کے (چمکتے ہوئے پورے) چاند کی فضیلت سب ستاروں پر(ابوداود،کتاب العلم،۴/ ۴۴۴،حدیث:۳۶۴۱){5}ایک فقیہ(یعنی عالم) شیطان پر ہزار عبادت کرنے والوں سے زیادہ بھاری ہے۔(ترمذی،کتاب العلم،۴/ ۳۱۱،حدیث:۲۶۹۰) عُلَمائے کِرام فرماتے ہیں: کیونکہ عبادت کرنے والا اپنے آپ کو دوزخ سے بچاتا ہے اور عالِم دنیا کے لوگوں کو (دوزخ سے) بچاتا ہے۔(فیضانِ علم وعلماء ص۱۸ ملخصاً){6} مَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیْرًا یُّفَقِّھْهُ فِي الدِّیْن (ترجمہ)اللہ کریم جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے۔(بخاری،کتاب العلم،۱/ ۴۱) عُلَمائے کِرام فرماتے ہیں کہ: کوئی آدمی اپنے انجام کے بارے میں نہیں جانتا سوائے عالم کے، کیونکہ وہ سچی خبریں دینے والے سچے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے بتانے سے جانتاہے کہ اُس کے ساتھ اللہ نے بھلائی کا ارادہ کیا ہے۔(الاشباہ والنظائر، ص۳۳۷ ملخصاً) یعنی اِنْ شَاءَ اللّٰہ! (اللہ کریم نے چاہا تو)موت کے وقت عالم کا ایمان سلامت رہے گا(علم وعلماء کی فضیلت ص ۱۲ تا ۲۱ ماخوذاً) {7}امام غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے روایت کیا کہ عالم کو ایک نظر دیکھنا سال بھر (نفل) نماز پڑھنے اور (نفل)روزے رکھنے سے بہتر ہے۔(منہاج العابدین، ص۱۱)

---

43 ”ابھی 8رکعت تراویح باقی ہیں“

نماز،روزہ وغیرہ کے ہزاروں دینی مسائل کی کتاب ”بہارِ شریعت“لکھنے والے مُفتی اَمجَد علی اَعْظَمِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ رمضان ُالمبارک کی ایک رات، تراویح کی نماز پڑھ رہے تھے ابھی 12 رکعتیں ہی ہوئی تھیں کہ کسی نے آکر بڑے بیٹے کے وفات پانے کی خبر دی جسے سُن کر آپ کی زبان سے ”اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن“(ترجمہ: ہم اللہ (کریم)ہی کے ہیں اور ہم اللہ (کریم) ہی کی طرف واپس جانے والے ہیں)کہا اور فرمایا: ابھی

آٹھ(8)رَکعت تراویح باقی ہیں، پھر نماز پڑھنا شروع کر دی۔(صدرالشریعہ نمبر، ص ۱۳)

اس واقعے(incident)سے پتا چلا کہ ہر حال میں صبر کرنا چاہیے کہ جس طرح مفتی صاحب نے اپنے بڑے بیٹے کے انتقال کی خبر پر کیا۔ نمازوں سے بہت محبت ہونی چاہیے اور علمِ دین شوق کے ساتھ حاصل کرنا چاہیے۔

تَعَارُف(Introduction):

صَدْرُ الشَّرِیْعَہ مُفْتِی اَمْجَد علی اَعْظَمِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ 1300ھ مطابق 1882ء میں ہند(India) میں پیدا ہوئے۔ آپ نے بہت شوق کے ساتھ علمِ دین حاصل کیا، آپ کے استادِ محترم "حضرت مولانا وصی احمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ "فرماتے ہیں: مجھ کو ساری زندگی میں ایک ہی طالبِ علم ملا ہے جو محنتی، سمجھ دار، علم سے شوق اور دلچسپی(interest) رکھنے والا ہے(صدر الشریعہ نمبر، ص ۷۴ ملخصا)۔ صبح جلدی اُٹھ کر مسجد جانا،مؤذِن نہ ہو تو اذان دینا،نمازِ فجر پڑھنے کے بعد روزانہ(daily) ایک پارہ تلاوت کرنا(یعنی پڑھنا)،اسی طرح جمعہ کی نماز کے بعد خاص طور پر(especially) درودِ رضویہ ضرور پڑھنا،آپ کے معمولات(routine) میں شامل تھا (صدر الشریعہ نمبر، ص ۱۶۲،۱۶۱)۔2 ذیقعدۃُ الحرام 1367ھ مطابق 6 ستمبر 1948ء کو آپ کا انتقال ہوا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا مزار بھی ہند(India) ہی میں ہے۔(تذکرۂ صدرالشریعہ، ص ۳۹ بتصرف)

نوٹ، درودِ رضویہ یہ ہے:

صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ، صَلٰوۃً وَّسَلَامًا عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ ؕ

علم اور عُلَمَائے کِرام کی شان:

جب آدمی مرتا ہے اُس کا عمل ختم ہوجاتا ہے مگر تین(3) چیزوں سے(اُسے فائدہ پہنچتا ہے): (۱)کوئی جاری رہنے والا صدقہ چھوڑ گیا(مثلاً مسجد بنادی) یا(۲) ایسا علم(چھوڑا کہ) جس سے لوگوں کو فائدہ ہو یا(۳)نیک لڑکا(یعنی نیک اولاد) کہ اُس(مرنے والے) کے لیے دعا کرے۔(مسلم، کتاب الوصیۃ، ص ۸۸۶، حدیث: ۱۶۳۱) یعنی تین(3) چیزوں کا فائدہ مرنے کے بعد بھی باقی رہتا ہے(remains after death)۔

---

44 ”بُری نیّت والوں نے توبہ کرلی“

ایک مرتبہ کسی علاقے میں حضرت مُفتی نَعِیمُ الدِّین رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کا بیان تھا، بہت سارے لوگ آپ کا بیان سُننے کے لیے آگئے۔ جب بیان شروع ہوا تو کچھ شرارتی لوگ (naughty people) کہ جو پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ کی شان میں غلط باتیں کرتے تھے، اِس بُری نیّت (bad intentions) کے ساتھ آگئے کہ ہم مُفتی صاحب سے اُلٹے سیدھے سوال کرکے آپ کو پریشان کریں گے تاکہ لوگ آپ کا بیان نہ سنیں۔ لیکن جب انہوں نے آخری نبی، مکّی مدنی صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ کی شان بیان کرنے والے مُفتی نَعِیمُ الدِّین صاحب رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کا بیان سنا تو سنتے ہی رہ گئے اور سمجھ گئے کہ ہم غلط سوچ رکھنے والے ہیں اور مُفتی صاحب ہی اسلام کی سچّی اور صحیح باتیں بتارہے ہیں کہ اللہ کریم نے اپنے پیارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ کو بہت بڑا مقام دیا اور ان کی شان میں کمی کرنا، اپنی آخرت (قبر اور قیامت) خراب کرنا ہے۔ مفتی صاحب رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ نے بیان کے بعد اِعلان فرمایا: اگر کسی کو میری تقریر (speech) پر کوئی سوال ہے یا کوئی بات سمجھ نہ آئی ہو تو پوچھ لے (اِنۡ شَاءَ اللہ! یعنی اللہ کریم نے چاہا تو) اس کو جواب دیا جائے گا۔ تو بُری نیّت سے آنے والوں کی یہ پوری جماعت کھڑی ہوگئی اور کہا: حضور! کوئی سوال نہیں بس اتنی عرض (گزارش۔request) ہے کہ ہم آپ کے بیان میں رکاوٹ ڈالنے اور لوگوں کو آپ سے دور کرنے آئے تھے، لیکن آپ کے بیان نے ہمارے دل کی آنکھیں کھول دی ہیں (اور ہمیں سمجھ میں آگیا ہے کہ ہم غلط تھے اور آپ صحیح ہیں)، اب آپ ہمیں توبہ کرائیں اور آج شام ہمارے محلّے میں بھی بیان فرمائیں۔ (تذکرہ صدرالافاضل، ص۱۷)

اِس واقعے (incident) سے معلوم ہوا کہ ہمارے عُلَمائے کرام اور بزرگانِ دین کا بیان سُن کر بُرے لوگوں کی اصلاح (reformation) ہوجاتی ہے۔

تَعَارُف (Introduction):

حضرت مُفتی نَعِیمُ الدِّین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ، 1 جنوری 1883 پیر شریف،ہند(India) میں پیدا ہوئے۔ آپ اعلیٰ حضرت امام احمد رضاخان رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ سے بہت محبّت رکھتے تھے ہر پیر اور جمعرات کو اعلیٰ حضرت کے پاس حاضر ہوتے تھے۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ آپ کو بہت اہمیت(importance) دیتے اور آپ کے مشورے بھی قبول (accept) فرماتے تھے۔اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے بھی آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو خلافت(پیری مریدی کی اجازت) دی۔ آپ نے بہت سی دینی کتابیں لکھیں اور قرآن پاک کی ایک تفسیر(کہ جس میں قرآنی آیتوں کا مطلب، تشریح(وضاحت)وغیرہ ہے بھی) لکھی۔(تذکرہ صدرالافاضل،ص۲تا۹ملخصا)

علم اور عُلَمائے کِرام کی شان:

حضرت اسمٰعیل رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں کہ میں نے امام محمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو خواب میں دیکھا اور پوچھا تو انہوں نے کہا: مجھے اللہ کریم نے بخش (یعنی معاف فرما)دیا اور مجھ سے فرمایا: اگر میں تجھ پر عذاب (punishment)کرنا چاہتا(توتجھے)علم (دین)نہ دیتا(اوردین کا عالم نہ بناتا یعنی تمہیں عالم اس ہی لیے بنایا ہے تاکہ تمہیں عذاب نہ دیا جائے)۔(الدر المختار معہ ردالمحتار، المقدمۃ،ج۱،ص۱۲۵)

---

45 ”فرض اور لازم علم“

پانچ(5)طرح کے علم حاصل کرنا ہر عاقل بالغ(wise, grownup)مسلمان پر فرض ہے:

{1}اسلامی عقیدے(یعنی ان عقیدوں(beliefs)کو جاننا کہ جن کے ذریعے آدمی سچا پکا مسلمان بنے اور ان کا انکار(denial)کرنے سے بندہ اسلام سے نکل جائے یا گمراہ (یعنی بد مذہب اور جہنّم میں لے جانے والا عقیدہ (belief)رکھنے والا)ہو جائے، ایسے عقیدوں کا علم سیکھنا فرض ہے۔

{2}ضرورت کے مسئلے یعنی عبادات(مثلاً نماز، روزہ،حج و زکوۃ وغیرہ)،معاملات (مثلاً ملازمت (employment)اور کاروبار وغیرہ جس کام سے اس شخص کا تعلق(relation)ہے)کے ضروری مسائل کا

علم سیکھنا فرض ہے۔

{3} حلال و حرام (مثلاً کھانا کھانے، لباس پہننے، ناخن اور بال کاٹنے، نام رکھنے، عارضی (temporary) استعمال کے لیے چیزیں لینے، قرض (loan) لینے، امانت، تحفہ (gift) لینے دینے، قسم کھانے وغیرہ) کے ضروری مسائل کا علم سیکھنا فرض ہے ۔ **نوٹ:** ظاہری گناہ (مثلاً شراب پینا، جوا کھیلنا وغیرہ) کی ضروری معلومات (necessary Information) بھی اس میں شامل (include) ہیں۔

{4} ہلاک کرنے والے اعمال (مثلاً: بدگمانی (negative assumption)، حسد (jealousy)، تکبُّر (arrogance) وغیرہ) کی ضروری معلومات (necessary Information) اور ان سے بچنے کے طریقوں کا علم سیکھنا بھی فرض ہے۔

{5} نجات دلانے والے اعمال (مثلاً: اخلاص (sincerity)، صبر (patience)، شُکر وغیرہ) کی ضروری معلومات (necessary Information) اور انہیں حاصل کرنے کے طریقوں کا علم سیکھنا بھی فرض ہے۔

فرض علوم کے لیے مشورۃً چند کتابیں

{1} اسلامی عقائد کے لیے کم از کم:

دین کی ضروری باتیں **part 01,02,03,04** (فرض علوم ویب سائٹ)۔

{2} ضرورت کے دینی مسائل کے لیے کم از کم:

دین کے مسائل **part 01,02,03** (فرض علوم ویب سائٹ)۔

{3} مُهْلِکات (یعنی باطنی بیماریوں)، {4} مُنْجِیات (یعنی نجات دلانے والے اعمال) اور {5} حلال و حرام اور ظاہری گناہوں کی ضروری معلومات کے لیے کم از کم:

پاکیزہ زندگی **part 01,02,03** (فرض علوم ویب سائٹ)۔

نِیّتوں کو جاننے کے لیے:

ثواب بڑھانے کے نسخے۔

مزید(more)فرض علوم پر مددگار(helpful)کتابیں:

شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنت حضرت علّامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار** قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے سارے رسالے (چھوٹی کتابیں) پڑھیں۔

نوٹ:

(1)یہ کتابیں دعوتِ اسلامی کے مَکتَبۃُ المدینہ سے خریدی(buy) اور www.farzuloom.net سے ڈاون لوڈ(download)کی جاسکتی ہیں۔

(2)اپنی کیفیت(condition)کے مطابق اپنا شیڈول(schedule)اس طرح بنائیں کہ اس میں فرض علوم حاصل کرنے، قرآن پاک صحیح طرح پڑھنا سیکھنے،اس کی تلاوت کرنے اور خصوصاً درود شریف پڑھنے کا وقت ہو۔(۱)اب اگر آپ کتابیں پڑھ کر فرض علوم حاصل کرسکتے ہیں تو کتابیں پڑھیں اور اگر اس(یعنی فرض علوم کی کتابیں خود پڑھنے) کی صلاحیت(ability)نہیں تو استاد صاحب سے پڑھیں(on line سے بھی پڑھا جاسکتا ہے)(۳)اپنے دن بھر کے اوقات(times)،اپنی صحت(health)،گھر بار کو دیکھ کر فرض علوم کی کتابوں کو پڑھنے کا وقت طے(fixed)کریں۔مثلاً نماز فجر کے بعد(اپنے معمولات(routines)سے فارغ ہوکر)طبیعت اتنی فریش(fresh)ہوتی ہے کہ ایک یا آدھا گھنٹہ پڑھ سکتے ہیں تو اس کی ترکیب بنائیں، یا یہ کہ(۴)ظہر کی نماز کے بعد وقت مل سکتا ہے تو ظہر کی نماز کے بعد "فرض علوم" کی کتابیں پڑھیں(۵) مغرب کے بعد بھی آدھا گھنٹہ نکل سکتا ہو تو اس وقت میں شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنت حضرت علّامہ مولانا ابوبلال **محمد الیاس عطّار** قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی کتابوں کو پڑھیں(۶)رات مدرسۃ المدینہ بالغان ا(ور اگر قریب میں نہ ہو تو on line مدرسے) میں قرآن پاک پڑھیں۔

اس کے ساتھ اور کیا سیکھنا ضروری ہے؟

یاد رہے کہ "فرض علم" کے ساتھ ساتھ {1} تجوید کے ساتھ (یعنی صحیح طریقے سے) قرآنِ پاک آنا {2} اذکارِ نماز (یعنی نماز میں تلاوت کے علاوہ جو کچھ پڑھا جاتا ہے) کا درست ہونا **{3}** جو قرآن حفظ (یعنی زبانی یاد) ہے، اس کا حفظ باقی رکھنا۔

{1} تجوید کے ساتھ (یعنی صحیح طریقے سے) قرآنِ پاک آنا: (۱) امامِ اہلسنّت، اعلیٰ حضرت، پیرِ طریقت، حضرت علّامہ مولانا، امام **احمد رضا خان** قادِری رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کچھ اس طرح فرماتے ہیں: قرآنِ پاک اتنا درست آنا فرض اور لازم ہے کہ جس سے حُرُوف کو دُرُست جگہ سے (کہ جہاں سے حرف کو پڑھنا ہوتا ہے، مثلاً "ح" حلق کے بیچ سے) پڑھ سکے اور غَلَط پڑھنے سے بچ سکے۔ (فتاوٰی رضویہ، ۶، ص ۳۴۳، ملخصاً)

(۲) کوئی شخص اگر قرآنی حرف غلط پڑھتا ہو تو اسے سیکھنے اور صحیح طرح پڑھنے کی کوشش کرنا، اُس آدمی پر واجب ہے بلکہ کئی عُلَمائے کِرام نے صحیح طرح پڑھنے کی کوشش کی کوئی حدّ (limit) نہیں رکھی اور حکم دیا کہ زندگی بھر، دن رات کوشش کرتا رہے اور اِس کوشش کو اس وقت تک جاری رکھے جب تک قرآنِ پاک درست پڑھنا سیکھ نہ جائے۔ (فتاوٰی رضویہ، ج ۲، ص ۲۶۲، ملخصاً)

{2} اذکارِ نماز (یعنی نماز میں تلاوت کے علاوہ جو کچھ پڑھا جاتا ہے) کا درست پڑھنا: قراءت یا جو کچھ قرآنِ پاک کے علاوہ نماز میں پڑھا جاتا ہے، میں ایسی غلطی کرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے کہ جس غلطی سے لفظ کے معنٰی فاسد ہو جائیں (یعنی بگڑ جائیں)۔ (دُرِّ مختار مع ردالمحتار، ج ۲، ص ۴۷۳) عُلَمائے کِرام فرماتے ہیں کہ: جس نے "**سُبۡحٰنَ رَبِّیَ الۡعَظِیۡم**" میں "**عَظِیۡم**" کو "**عَزِیۡم**" (ظ کے بجائے ز)" پڑھ دیا نماز ٹوٹ جائے گی لہٰذا جو "**عَظِیۡم**" صحیح نہ پڑھ سکتا ہو وہ "**سُبۡحٰنَ رَبِّیَ الۡکَرِیۡم**" پڑھے (قانونِ شریعت، ص ۱۸۶)۔ اسی طرح نماز میں ایسا لفظ پڑھنا کہ جس کا کوئی معنٰی نہ ہو، یہ بھی نماز توڑ دیتا ہے۔ (نماز کا طریقہ ص ۵۴، ملخصاً)

{3} جو قرآن حفظ (یعنی زبانی یاد) ہے، اس کا حفظ باقی رکھنا: فرمانِ آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ: جو شخص قرآن پڑھے پھر اسے بھلا دے تو قیامت کے دن اللہ کریم سے کوڑھی (leprosy) ہو کر ملے گا۔ (ابوداؤد، ج ۲، ص ۱۰۷،

حدیث:۱۴۷۴) عُلَمائے کِرام فرماتے ہیں: قرآن پڑھ کر بھلا دینا گناہ ہے (بہار شریعت، ج۱، ص۵۵۲)۔ جو قرآنی آیتیں یاد کرنے کے بعد بھلا دے گا قیامت کے دن اندھا اُٹھایا جائے گا (پ۱۶، طٰہٰ:۱۲۴، ماخوذاً)۔ اعلیٰ حضرت، امام اَحمد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کچھ اس طرح فرماتے ہیں: اس سے زیادہ نادان (simpleton) کون ہے جسے اللہ کریم نے قرآنِ پاک یاد کرنے کی نعمت دی اور وہ اس نعمت کو اپنے ہاتھ سے کھودے۔ اگر اس نعمت کی اہمیّت (importance) جانتا اور اس پر جس ثواب کا وعدہ کیا گیا ہے، اس کی طرف توجُّہ (attention) ہوتی تو اِسے دل و جان سے زِیادہ پیارا رکھتا۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه اس طرح بھی فرماتے ہیں: جہاں تک ہو سکے اِس کے پڑھانے، یاد کرنے اور یاد رکھنے میں کوشش کرے تاکہ وہ ثواب اسے ملے کہ جس کا وعدہ کیا گیا ہے اور قیامت کے دن اندھا اور کوڑھی (leprosy) ہو کر اُٹھنے سے بچے۔ (فتاویٰ رضویہ، ج۲۳، ص۶۴۷، ۶۴۵ ملخصاً)

مشورۃً چند باتیں

(1) اسلامی بھائی مدرسۃ المدینۃ بالغان اور اسلامی بہنیں مدرسۃ المدینۃ بالغات میں قرآنِ پاک صحیح طریقے سے پڑھنا سیکھا کریں۔

(2) مدرسۃ المدینۃ بالغان و بالغات قریب میں نہ ہوں تو آن لائن قرآنِ پاک پڑھیں۔

(3) قرآنِ پاک روز پڑھنے کا معمول (routine) بنا کر سالانہ کم از کم ایک (1) مرتبہ ختمِ قرآنِ پاک کریں۔

(4) ہو سکے تو اس مرتبہ ختمِ قرآن اس طرح کریں کہ ساتھ نوٹ بُک ہو، اس میں ہر اُس آیت کا نمبر سورت کا نام اور پارہ نمبر وغیرہ نوٹ کر لیں جو آپ کو یاد ہیں، پھر اسے کسی جگہ جمع کر لیں (المدینہ لائبریری کے ذریعے سرچ (search) کر کے کسی فائل میں جمع کرنا زیادہ مُشکل نہ ہو گا) پھر ہو سکے تو ہر ہفتے یا دس (10) یا پندرہ (15) دن میں اسے لازمی دہرائیں (must repeat it)۔

(5) ہر سال ورنہ زندگی میں کم از کم ایک مرتبہ کسی سُنّی عالِم کو اپنی نماز، وضو وغیرہ کا عملی طریقہ چیک کروائیں

www.farzuloom.net

اور کسی صحیح قاری کو نماز وغیرہ سنائیں۔ (1)

---

46 "سفید دھبے والا مریض"

ایک مرتبہ ایک مریض جس کے جسم پر سفید دھبے (white spots) تھے ، اعلیٰ حضرت کے دادا پیر صاحب (یعنی پیر صاحب کے بھی پیر صاحب)، سلسلہ "قادریہ" کے بزرگ، آلِ رسول، سیّد اچھے میاں رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے ملاقات کرنے کے لیے حاضر ہوا (یعنی آیا)۔ اُس وقت کئی لوگ ملاقات کرتے رہے، مگر یہ صاحب دور کھڑے رہے کہ مجھے بیماری ہے، میں حضرت کے قریب کیسے جاؤں؟ پیر صاحب نے دیکھ لیا اور فرمایا: بھائی! آگے آؤ۔ وہ آگے بڑھے اور عرض کی: حضور میں آپ سے کس طرح مُلاقات کر سکتا ہوں (میرے جسم پر بیماری کے دھبے (spots) ہیں)۔ پیر صاحب نے فرمایا: آگے تو آئیں، وہ پاس جا کر بیٹھ گئے۔ پیر صاحب نے ان کے سفید داغ (white spots) پر انگلی رکھی اور فرمایا: یہاں تو کچھ نہیں ہے۔ جب اُس نے اپنے جسم (body) کو دیکھا تو وہ سفید دھبہ (white spot) ختم ہو گیا تھا، اس طرح پیر صاحب نے ہر دھبے (پر ہاتھ رکھتے جاتے اور فرماتے کہ یہاں تو کچھ نہیں اور اس طرح سب دھبوں) کو ختم کر دیا، اُن کا جسم بالکل صحیح ہو گیا اور بیماری ختم ہو گئی۔ (احوال و آثار شاہ آلِ احمد اچھے میاں، ص: ۲۵۳)

اس واقعے (incident) سے معلوم ہوا کہ اللہ والوں کے پاس جانے کی بہت برکتیں (blessings) ہیں، ان کی محفل میں آنے والا فائدے میں رہتا ہے، ان کی دعا سے جہاں بندہ نیکی کے راستے پر آ جاتا ہے وہاں اِس کی جسمانی بیماریاں بھی دور ہو سکتی ہیں۔

تعارُف (Introduction):

---

(1) مزید (more) تفصیل (detail) جاننے کے لیے www.frzuloom.net پر تحریر "فرض علم اور اولاد" کو پڑھیں۔

آپ کا نام آلِ احمد، لقب(title) شَمسُ الدِّین اور کُنیَّت(kunyah) ابُو الفَضل ہے، سیِّد اچھے میاں کے نام سے مشہور ہیں۔ 28 رمضان المبارک 1160 سنِ ہجری کو ہند (India) میں پیدا ہوئے، آپ سلسلہ "قادریہ" کے بزرگ، اعلیٰ حضرت کے پیر صاحب سیِّد شاہ آلِ رسول رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے بھی پیر صاحب اور آلِ رسول یعنی سیِّد ہیں اور آپ کے والد صاحب کا نام شاہ حمزہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ہے، آپ نے اپنے والد صاحب سے بھی علمِ دین حاصل کیا۔ (احوال وآثار شاہ آل احمد اچھے میاں، ص:۲۶)

سلسلہ "قادریہ" کی شان:

غوثِ پاک شیخ عبدُ القادر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: مجھے اپنے پالنے والے (یعنی اللہ کریم) کی عزّت کی قسم! میں اُس وَقت تک اپنے ربّ کی بار گاہ سے نہ ہٹوں گا جب تک اپنے ایک ایک مُرید کو جنّت میں داخل نہ کروالوں۔ (تفریح الخاطر فی مناقب الشیخ عبدالقادر ص ۴۳) اللہ کریم ہمیں نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچتے ہوئے غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے محبّت کرنے والوں میں رکھے۔ اٰمین

----

47 اچھا! لاؤ

مولانا ضیاءُ الدِّین قادری مدنی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ جنہیں امامِ اہلسنّت، اعلیٰ حضرت، پیرِ طریقت، حضرت علّامہ مولانا، امام **احمد رضا خان** قادِری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے خلافت (یعنی اس بات کی اجازت) دی تھی (کہ آپ لوگوں کو مرید کرسکتے ہیں) کی عمر سو (100) سال سے زیادہ تھی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سَتتَّر (77) سال کی عمر سے مدینے پاک میں رہے، آپ کے گھر میں روزانہ محفلِ میلاد ہوتی تھی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی نظر کمزور ہوگئی تو ڈاکٹرز (doctors) نے علاج کے لئے (مدینہ شریف سے باہر) جدّہ شریف چلنے کا کہا تو فرمایا: آنکھوں کے علاج کے لئے مدینہ پاک نہیں چھوڑ سکتا (سیدی ضیاء الدین احمد القادری، ج ۱، ص ۵۲۳، مختصراً)۔ جب آپ کے انتقال کا وقت قریب آیا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کچھ نہ کھاتے تھے مگر جب یہ عرض کیا جاتا: دودھ اور شہد نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

کو بہت پسند تھا۔ تو فرماتے: اچھا! لاؤ۔ پھر چند گھونٹ پی لیتے۔(انوارِ قطبِ مدینہ، ص ۲۷۵)

اس واقعے (incident) سے یہ سیکھنے کو ملا کہ پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے جن چیزوں کو پسند کیا، وہ ہمیں معلوم ہونی چاہیے اور ایسی کھانے کی چیزیں ہمیں شوق سے کھانی چاہئیں۔

تعارُف (Introduction):

حضرت مولانا ضیاءُ الدِّین رضوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ رات جاگ کر عبادت کیا کرتے اور تہجُّد کی نماز پڑھنے کی عادت تھی۔ اس کے علاوہ صبح کے نفل (یعنی سورج نکلنے کے تقریباً بیس (20)منٹ بعد پڑھے جانے والی نمازیں) اِشراق، چاشت اور (مغرب کے فرض کے بعد چھ (6) رکعت نماز) اَوّابین کی نمازیں پڑھنے کے بھی عادی تھے۔ ہر اسلامی مہینے کی 13، 14، 15 تاریخ کے روزے رکھا کرتے (لیکن بڑی عید سے چار (4) دن (10,11,12,13 ذوالحجۃ) روزہ نہیں رکھتے تھے کہ ان دنوں میں روزہ رکھنے کی اجازت نہیں) یہاں تک آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بہت بوڑھے اور کمزور ہوگئے مگر پھر بھی آپ یہ نفل روزے رکھا کرتے تھے(سیدی ضیاء الدین احمد القادری، ج ۱، ص ۴۸۶، بتغیر)۔ آپ کا لقب (title) قُطبِ مدینہ (مدینے کے قطب) تھا(مسلمان اُس ولی کو "قطب" کہتے ہیں کہ جس کے پاس کسی جگہ کے مسلمانوں کے روحانی کام (spiritual work) ہوں(نام رکھنے کے احکام ص ۱۲۹ ملخصاً))۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا انتقال جمعہ کے دن 4 ذوالحجۃ 1401 ہجری، 2 اکتوبر 1981ء کو ہوا۔ آپ کو دنیا کے سب سے زیادہ فضیلت والے قبرستان جنّتُ البقیع (جو کہ مدینے پاک میں مسجد نبوی کے ساتھ ہے) میں دفن کیا گیا(سیّدی قطبِ مدینہ، ص ۷ ملخصاً)۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے ذریعے امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سلسلہ **"قادریہ"** میں داخل ہوئے یعنی حضرت مولانا ضیاءُ الدِّین مدنی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ، امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے پیر صاحب ہیں۔

سلسلہ "قادریہ" کی شان:

غوثِ پاک سیّد عبدُ القادر رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: کوئی میرے وسیلے سے اللہ کریم سے دُعا کرے گا تو اللہ کریم اُس کی دُعا کو پورا فرمادے گا۔(بہجۃ الاسرار، ص ۱۹۷ ملخصاً)

---

48 ”پیری مریدی“

{1} پیری، مریدی کا ایک مطلب یہ ہے کہ کسی پیر صاحب کا مرید ہو جائے اور گناہوں سے توبہ کرکے آئندہ (next time) گناہوں سے بچتے ہوئے نیک کاموں کا اِرادہ (intention) کرے۔(مدنی مذاکرہ قسط۱۹، ص۲ ملخصاً)

{2} اللہ کریم قرآن پاک میں فرماتا ہے (ترجمہ۔Translation): یاد کرو جس دن ہم ہر جماعت کو اس کے امام (leader) کے ساتھ بلائیں گے۔(پ۱۵، سورۃ بنی اسرائیل، آیت ۷۱)(ترجمہ کنز العرفان) عُلَمائے کرام فرماتے ہیں: اِس سے معلوم ہوا کہ دُنیا میں کسی نیک آدمی کو اپنا امام بنالینا چاہیئے۔ کسی نیک آدمی سے مرید بھی ہو جائے تا کہ قیامت میں اچھے لوگوں کے ساتھ ہو۔(نورُ العرفان، پ۱۵، بنی اسرائیل، تحت الآیۃ:۷۱ مُلتقطاً)

{3} پیر بنانے کا فائدہ یہ بھی ہے کہ بندہ اچھے لوگوں جیسا ہو جاتا ہے۔ فرمانِ آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: جو جس قوم سے مُشابہت کرے (یعنی اُن جیسا بنے تو) وہ انہیں میں سے ہے(سنن ابوداوٗد، کتاب اللباس، ج۴، ص۶۲)(آدابِ مرشد کامل ص۱۶، ۱۷ ماخوذاً فتاوی افریقیہ)

{4} مرید ہونا ایک نعمت ہے، پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ اللہ کریم فرماتا ہے: وہ لوگ ہیں جن کے پاس بیٹھنے والا بھی بدبخت (بُرے نصیب والا۔bad luck) نہیں رہتا۔(صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، رقم ۲۶۸۹، ص ۱۴۴۴)(آدابِ مرشد کامل ص۱۶، ۱۷ ماخوذاً فتاوی افریقیہ)

{5} پیر بنانے سے ایمان کی حفاظت ہوتی ہے (یعنی اللہ کریم کی رحمت سے اُمید (hope) ہے کہ مرتے وقت تک مسلمان رہے) اور نیکی کے کاموں میں مدد ملتی ہے اور گناہوں سے نفرت ہوتی ہے۔(مدنی مذاکرہ قسط ۷۳، ص ۲۶، ۲۷ ماخوذاً)

{6} اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کچھ اس طرح فرماتے ہیں: صحیح پیر بنانے کا فائدہ دیکھنے والے دنیا میں بھی دیکھتے ہیں اور سب مریدوں کو موت کے وقت، قبر میں اور قیامت میں اس کے فائدے نظر آئیں گے۔(فتاویٰ رضویہ، ج۲۶، ص۵۷۰، ماخوذاً)

www.farzuloom.net

{7}**امام محمد غزالی** رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کچھ اس طرح فرماتے ہیں: انسان کو کسی صحیح پیر کی ضرورت ہوتی کہ جو اُسے شیطان کی باتوں سے بچائے کیونکہ شیطان بہت خطرناک ہے اور اُس کے وسوسے بھی بہت خطرناک ہیں۔ لھذا مرید پر لازم ہے کہ اپنے پیر کی باتوں کو مانے جس طرح اندھا اپنے چلانے والے کے بتانے کے مطابق چلتا ہے تو اس طرح مرید چلے تاکہ شیطان سے بچے۔ (احیاءُ العلوم، کتاب ریاضۃ النفس وتھذیب الاخلاق، ج۳، ص۹۳، ماخوذاً)

---

49 "چھپ کر لوگوں کی مدد"

امام زَینُ العَابِدین حضرتِ علی بن حُسین (یعنی حضرتِ علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے بیٹے، حضرت امام حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے بیٹے امام زَینُ العَابِدین) رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ جو کہ سیّد صاحب اور سلسلہ **"قادریہ"** کے ایک بزرگ ہیں، آپ چھپ کر لوگوں کی مدد فرماتے۔ جب آپ کا انتقال ہوا تو پتا چلا کہ آپ مدینے شریف میں سو (100) گھروں کی مدد کیا کرتے تھے اور رات کے اندھیرے میں ضرورت کا سامان غریبوں کے گھر پہنچا دیا کرتے تھے۔ (حلیۃ الاولیاء، ج۳، ص۱۶۰، رقم: ۳۵۴۵)

اس واقعے (incident) سے یہ سیکھنے کو ملا کہ ہمارا ہر کام اللہ کریم کی رضا اور خوشی کے لیے ہونا چاہیے۔ کوئی بھی عمل لوگوں کی واہ! واہ! کے لیے نہیں ہونا چاہیے۔

تَعَارُف (Introduction):

آپ کا نام علی بن حسین بن علی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ ہے (یعنی آپ حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ عَلَیْہ کے پوتے ہیں اور آپ کا نام بھی علی ہے)، آپ 38 سنِ ہجری مدینہ پاک میں پیدا ہوئے، آپ کی کُنیت (kunyah) اَبُو مُحَمَّد، اَبُو الْحَسن اور اَبُو بکر ہے، آپ کا ایک لقب (title) سَجّاد (بہت سجدے کرنے والا) ہے اور آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بہت زیادہ عبادت کرتے تھے کہ آپ کا ایک لقب "زَیْنُ الْعَابِدِین" یعنی "عبادت گزاروں کے لیے خوبصورتی" ہو گیا اور آپ کا یہ لقب (زَیْنُ الْعَابِدِین)، آپ کے نام (علی) سے بھی زیادہ مشہور (more famous) ہوا۔ آپ سلسلہ **"قادریہ"** کے بزرگ اور آلِ رسول یعنی سیّد بھی ہیں۔ آپ کا وصال 94 سنِ ہجری میں ہوا۔ آپ کو

دنیا کے سب سے زیادہ فضیلت والے قبرستان جنّت البقیع (جو کہ مدینے پاک میں مسجد نبوی کے ساتھ ہے) میں دفن کیا گیا۔ (سیر اعلام النبلاء، ج۴، ص۳۸۶تا۴۰۰، ملخصاً)

آلِ رسول کی شان:

کسی نے حضرت سعید بن مسیب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا: کیا آپ نے اُس آدمی سے زیادہ نیک شخص دیکھا ہے؟ آپ نے پوچھا: کیا تم نے آلِ رسول (امام زَیْنُ الْعَابِدِین) حضرت سیّد علی بن حسین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمَا کو دیکھا ہے؟ اس نے عرض کی: نہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: میں نے ان سے بڑا نیک اور پرہیز گار (گناہ وغیرہ سے بچنے والا) نہیں دیکھا۔ (حلیۃ الاولیاء، ۳، ص۱۶۵، رقم:۳۵۶۷)

---

50 ”ظالم بادشاہ ڈر گیا“

ایک مرتبہ ظالم بادشاہ نے نیک پرہیز گار بزرگ، امام محمد باقر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ (جو کہ سیّد صاحب اور سلسلہ ”قادریہ“ کے ایک بزرگ ہیں) کو شہید (یعنی قتل۔murder) کرنے کے ارادے (intention) سے بُلایا، جب آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بادشاہ کے قریب پہنچے تو بادشاہ ان سے معافی مانگنے لگا اور بہت سارے تحفے (gifts) دے کر عزّت کے ساتھ واپس بھیج دیا، لوگوں نے بادشاہ سے پوچھا کہ آپ نے تو انہیں قتل کرنے کے لیے بلایا تھا مگر ہم نے تو کچھ اور ہی دیکھا، اس کی کیا وجہ ہے؟ بادشاہ نے کہا: جب امام محمد باقر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ میرے قریب آئے تو میں نے دیکھا ان کے سیّدھی طرف (the right side) اور اُلٹی طرف (the left side) دو شیر ہیں جو بہت غصّے میں تھے اور مجھ سے کہہ رہے ہیں: اگر تم نے حضرت امام محمد باقر (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ) کے ساتھ کچھ کیا تو ہم تمہیں مار ڈالیں گے۔ (کشف المحجوب، ص۸۰)

اس واقعے (incident) سے پتا چلا کہ اللہ کریم اپنے ولیوں کی مدد فرماتا ہے اور اللہ کریم کے نیک بندے کسی سے نہیں ڈرتے تھے جبھی تو امام باقر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کسی ڈر اور خوف کے بغیر بادشاہ کے پاس چلے گئے کیونکہ آپ کو اللہ کی رحمت پر یقین (believe) تھا۔

تعارُف(Introduction):

حضرت سیّد امام محمد باقر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ 56 سنِ ہجری کو پیدا ہوئے، آپ کی کُنیَت(kunyah)ابُو جعفر ، نام محمد اور لقب(title)باقر (بہت علم والا) اور شاکر (شکر کرنے والا) ہے۔ آپ، امام زین العابدین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے بیٹے اور امام حسن مجتبیٰ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے نواسے(Grandson)، آلِ رسول (سیّد صاحب)اور سلسلہ "قادریہ" کے بزرگ ہیں۔114 سنِ ہجری کو مدینہ پاک میں انتقال فرمایا(سیر اعلام النبلاء، ج۴، ص۴۰۱تا۴۰۹، ملتقطا)۔ آپ بہت بڑے عالم اور سنّتوں پر بہت عمل کیا کرتے تھے۔

آلِ رسول کی شان:

حضرت عبد اللہ بن عطاء رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے آلِ رسول سیّد محمد بن علی باقر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے علاوہ(other) عُلَمائے کرام میں سے ایسا کوئی نہیں دیکھا جس کے پاس عُلَمائے کِرام کا علم بھی کم پڑ جائے(یعنی عُلَمائے کرام کو بھی اپنا علم کم لگنے لگتا اور یہ بھی فرمایا کہ) میں نے بڑے بڑے عُلَمائے کرام کو ان کے پاس اس طرح بیٹھے دیکھا، جیسا کہ طالبِ علم، اپنے استاد کے پاس ہوتا ہے۔(حلیۃ الاولیاء، ج۳، ص۲۱۷، رقم:۳۷۵۷ملخصاً)

---

51 "سَیِّد کسے کہتے ہیں؟"

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کچھ اس طرح فرماتے ہیں:"سَیِّد" **حسنین کریمین**(یعنی نواسۂ رسول(Holy Prophet's grandson)، امام حَسَن رَضِیَ اللہُ عَنْہ اور نواسۂ رسول، امام حُسین رَضِیَ اللہُ عَنْہ) کی اولاد کو کہتے ہیں۔(فتاویٰ رضویہ جلد ۱۳، ص ۳۶۱)

کامل (سچّا پکّا) مسلمان ہونے کے لئے اللہ کریم کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی محبّت کا ہونا بہت ضروری ہے کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: تم میں سے کوئی اُس وقت تک (کامل)مؤمن نہیں ہوسکتا جب تک کہ میں اُس کے نزدیک اُس کے والِد، اَوْلاد اور تمام لوگوں سے زیادہ مَحْبُوب(beloved) نہ ہوجاؤں۔ (بخاری، ج۱، ص۱۷، حدیث:۱۵) آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے نسبت (تعلُّق۔relation)رکھنے والی ہر چیز (چاہے وہ لباس ہو یا جگہ ہو، مدینہ

پاک ہو، یا آپ کے صحابہ ہوں، یا آپ کے گھر والے ہوں، یا آپ کی ازواج (یعنی پاک بیبیاں) ہوں، یا آپ کی اولاد ہو، یا آپ کی اولاد کی اولاد ہو، ان سب) کا ادب و احترام (respect) کرنا، اسی طرح ان (سب چیزوں) کی تعظیم (respect) کرنا عشق و محبّت کا نتیجہ (result) ہے۔ اللہ کے آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی شان یہ ہے کہ آپ سے نسبت رکھنے والی ہر چیز عزّت والی (honorable) ہو جاتی ہے مثلاً آپ نے نکاح فرمایا تو آپ کی پاک بیبیاں، اُمَّھَاتُ الْمؤمنین (یعنی اُمت کی مائیں رَضِیَ اللہُ عَنْھُنَّ) ہوئیں، ایمان کی حالت میں آپ سے ملنے اور ایمان ہی پر دنیا سے جانے والے، اُمّت کے سب سے افضل اَوْلِیَاء، صحابہ کرام (رَضِیَ اللہُ عَنْھُمْ) ہوئے اور آپ کی آل اولاد اہل بیت مبارک ہوئے (رَضِیَ اللہُ عَنْھُمْ) بلکہ آپ کی شہزادی خاتون جنّت رَضِیَ اللہُ عَنْھا کی اولاد (یعنی امام حَسَن رَضِیَ اللہُ عَنْہ اور امام حُسین رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی اولاد) سیّد ہوئے، جنہیں ہم ادب سے آلِ رسول اور ساداتِ کرام (سیّد حضرات) کہتے ہیں انہیں بھی پیار اور احترام کی نظر سے دیکھا جائے یہی رسول اللہ کی محبّت کا تقاضہ (demand) ہے۔